ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

ڈاکٹر محمد صابر
لیکچرار شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
ڈاکٹر رابعہ شاہ
لیکچرار شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
ڈاکٹر محمد الطاف حسین یوسف زئی
صدر شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

کرنل محمد خان کے اسلوب پر غالبؔ کی شاعری کے اثرات

The Influence of Ghalib's Poetry on Colonel Muhammad Khan's Prose Style

Dr. Muhammad Sabir
Lecturer Department of Urdu, Hazara University Mansehra
Dr. Rabia Shah
Lecturer Department of Urdu, Hazara University Mansehra
Dr. Muhammad Altaf Hussain Yousofzai
Chairman Department of Urdu, Hazara University Mansehra

ABSTRACT
This article explores the profound influence of Mirza Ghalib's poetry on the prose style of Colonel Muhammad Khan, particularly focusing on his acclaimed works such as Bajang Aamad, Bisalamat Rawi, Bazm Araiyan, and Badesi Mazah. It critically examines how Khan artistically weaves Ghalib's verses, themes, and literary sensibilities into his narrative, crafting a unique prose style that embodies poetic elegance, emotional resonance, and subtle humor. The study reveals that Colonel Muhammad Khan does not merely quote Ghalib for ornamentation, but thoughtfully embeds his poetry to enhance meaning, evoke emotion, and create an aesthetic fusion of verse and prose. Through this poetic intertextuality, Khan's writing transcends conventional narrative, offering readers a rich tapestry of wit, cultural depth, and literary sophistication. The article concludes that Ghalib's influence was instrumental in shaping Colonel Muhammad Khan's

literary voice and enriching Urdu prose with lyrical and philosophical dimensions.

KEY WORDS: *Colonel Muhammad Khan, Mirza Ghalib, prose style, poetic infusion, literary aesthetics, humor and satire, Urdu literature, intertextuality, Bajang Aamad, poetic consciousness.*

کرنل محمد خان نے اپنی پہلی تصنیف "بجنگ آمد" میں غالب کے کلام کی معنوی صورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اشعار اور مصرعوں کا اس قدر روانی اور بے تکلفی سے استعمال کیا ہے کہ ان کی نثر بے ساختگی کا بے مثل نمونہ بن گئی ہے انہوں نے غالب کے اشعار کو اس خوبصورتی سے اپنی نثر میں سمو دیا ہے کہ نثر میں شاعری کا حسن جلوہ گر ہو گیا ہے۔ اشعار کے استعمال سے کرنل محمد خان کی نثر احساسات و جذبات کا حسین مرقع بن گئی ہے اور قاری تحریر کی اس بے ساختگی کے سحر میں نہ صرف کھو جاتا ہے بلکہ ایک عجیب سا لطف اور تسکین محسوس کرتا ہے۔

غالب کی جدت طرازی اور منفرد اسلوب نے کرنل محمد خان کو بے حد متاثر کیا اور انہوں نے "بجنگ آمد" میں کلام غالب سے بھرپور استفادہ کیا اور مزاح کا جو معیار قائم کیا اس سے اردو ادب میں طنز و مزاح کو رفعت اور وسعت نصیب ہوئی بجنگ آمد کی مقبولیت کا راز اس کی دل کش نثر میں پوشیدہ ہے جس میں اہم کردار غالب کے اشعار اور مصرعوں کا ہے جو کرنل محمد خان کی نثر میں شامل ہیں۔ کرنل صاحب کی تحریروں میں غالب کے اشعار کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان پر ایک مکمل مقالہ لکھا جا سکتا ہے۔ ذیل میں کرنل محمد خان کی تصنیف "بجنگ آمد" میں شامل اشعار کی چند مثالیں دیکھیے:

> " ظاہر ہے کہ ان سوالوں کے جواب دیتے ہوئے ہر چند کے کچھ خاندانی اسرار فاش کرنے پڑتے تھے لیکن دماغ پر ایک ایسا ناگوار بوجھ نہ پڑتا تھا کہ اٹھائے نہ بنے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہلکا پھلکا اور خاصہ مفرح قلب سا انٹرویو ہوتا تھا نہ تو امیدواروں کی ذہانت کی پیمائش کی جاتی تھی۔ نہ ان کے لاشعور کی تلاشی لی جاتی تھی یہ چند سال بعد کی پیداوار ہیں. " (۱)

غالبؔ:

بوجھ وہ سر سے گرا ہے کہ اٹھائے نہ بنے
کام وہ ان پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے (۲)

"بجنگ آمد" کی ایسی ہی ایک اور خوبصورت مثال جس میں کرنل محمد خان نے غالب کے خیال کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ سمو دیا ہے۔ کوہستان جنگ کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

"لیکن قبائلی اس حرکت پر کچھ بے جا طور پر مشتعل نہ ہوئے وہ اس کو بھی جنگ کا ایک حصہ سمجھتے،۔ دن کو ان کے مکان مسمار کیے جاتے لیکن رات کو وہ لوگ آتے اپنی فصلوں کو پانی دیتے اور ہل چلاتے اور مکانوں کا گرنا گویا ایک موسمی حادثہ سمجھتے اور دوبارہ تعمیر کر لیتے. اگر کسی دن کوئی آپریشن نہ ہوتا تو قبائلی تفریحاً ہی کچھ ہنگامہ کھڑا کر دیتے. ایک مرتبہ ہمیں ہفتہ بھر کیمپ سے باہر جانے کا اتفاق نہ ہوا ایک دن تو قبائلی خاموش رہے لیکن دوسرے روز اس سے تنگ آ کر انہوں نے غروب آفتاب کے بعد ہمارے کیمپوں پر گولیاں برسانا شروع کر دیں اور اس وقت تک خاموش نہ ہوئے جب تک گولیوں کی جوابی بارش نہ برسا دی گئی."(۳)

غالبؔ:

اور بازار سے لے ائے اگر ٹوٹ گیا
ساغر جم سے میرا جام سفال اچھا ہے (۴)

جس طرح غالب جام ٹوٹنے پر رنجیدہ نہیں ہوتے کہ بازار سے اور لے آئیں گے یہ کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے نہ مل سکے اسی طرح کرنل صاحب نے قبائیلیوں کے گھروں کے بارے میں بتایا ہے کہ اپنے گھروں کے گرنے کو کوئی خاص اہمیت نہ دیتے بلکہ دوبارہ تعمیر کر لیتے وہ اسے موسمی حادثہ سمجھتے تھے ذیل میں ایسی ہی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

"اس پر ایک قہقہہ پڑھا اور خود بر گیڈیر صاحب کھکھلا کر ہنس دیے۔ اگر یہ مختصر سی گفتگو کسی قاری کی سمجھ میں نہ آئے تو یہ گفتگو کا قصور ہے خود مجھ پر اس کی رموز آہستہ آہستہ منکشف ہوئے اور جب منکشف ہو چکے تو اپنے کانوں پر اعتبار نہ آتا تھا کہ ایک صحت مند لیکن بہر حال بوڑھا بر گیڈیر اپنے نوجوان ماتحت افسروں سے اس حد تک بے تکلفی سے باتیں کر سکتا ہے. دل ناداں کو طرح طرح کے سوالات سوجھے شرم کیا چیز ہے؟ حیا کیا ہے؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ضبط کیا ہوا جس پر سارا فوجی نظام قائم ہے۔" (۵)

غالبؔ:

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے (۶)

کرنل محمد خان "بجنگ آمد" میں ایک جگہ عرب معاشرے کے رقص کو موضوع بحث بناتے ہوئے ہیں اور بڑے خوبصورت انداز میں پیش کرتے ہیں غالب کے ایک شعر کے ساتھ بڑی خوبصورتی سے اس کا ربط قائم کیا ہے:

"ہم نے انہیں محض عرب ہونے کی وجہ سے تقدس کی روئی میں لپیٹ رکھا ہے اور ان سے سوائے اس کے توقع ہی نہیں رکھتے کہ صبح اٹھیں وضو کریں اور دن بھر اذانیں دیتے رہیں یا نفل ادا کرتے رہیں۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ عرب بھی ہماری طرح گوشت پوست کے انسان ہیں اور سینے میں دل رکھتے ہیں جو وقتاً فوقتاً بھر ہی آتا ہے۔ گویا دل کے معاملات میں عرب بھائی بالکل ہماری طرح ہی بے بس ہیں اور ان سے تھوک نیکیوں کی توقع صریح زیادتی ہے البتہ ایک معاملے میں عرب ہم سے بہت آگے ہیں اور وہ ہے قرآت۔" (۷)

غالبؔ:

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں (۸)

ایسی ہی ایک خوبصورت مثال ذیل میں پیش کی جارہی ہے جہاں کرنل صاحب نے غالب کے خیال کو بڑی دلکشی کے ساتھ اپنی نثر میں سمو دیا ہے۔ وہ لوگ جن کے پاس اپنا سب کچھ تھا مگر اب پناہ گزینوں کے کیمپ میں رہنے پر مجبور تھے ان کے اجڑتے گھروں کو کس خوبصورتی کے ساتھ صحرا کی وحشت اور ویرانی سے تشبیہ دی ہے:

"ہم مسافروں کو پہلے تو دشت کو دیکھ کہ گھر یاد آیا اور پھر سوچا کہ ہمارے عرب بھائیوں کا کیا بنے گا۔ اور بنا یہ کہ چند ہی سال کے بعد فلسطین جغرافیے ہی سے نکل کر دنیا میں چلا گیا اور اس کی جگہ اسرائیل نے لے لی اور ہمارے عرب بھائی پناہ گزینوں کے کیمپ میں منتقل ہو گئے اور بظاہر وہیں رہیں گے کیونکہ انرا کے مفت راشنوں کے علاوہ امریکہ کے خیراتی

سگریٹوں نے ان کے دل سے یاد وطن کی خلش ملائم کر دی ہے۔ بلکہ سنا ہے کہ ان کا قاف حلق کی بجائے ناک سے نکلتا ہے۔" (۹)

غالبؔ:

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کر گھر یاد آیا(۱۰)

کرنل محمد خان نے کلام غالب سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اپنی نثر میں غزل کے رنگ اور غالب کے خیالات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ شامل کیا۔ ذیل میں "بجنگ آمد" کی کچھ مثالیں ملاحظہ ہوں:

"ادھر ہم تھے کہ کبھی اپنے منہ کو اور کبھی ان کے گھر کو دیکھتے تھے۔"(۱۱)

غالبؔ:

وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں (۱۲)

"چاہیں تو تصور جاناں میں دن بھر لیٹے رہیں اور چاہیں تو تلاش جاناں میں اہرام مصر پر چڑھ دوڑیں۔"(۱۳)

غالبؔ:

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہے تصور جاناں کیے ہوئے (۱۴)

کرنل محمد خان نے بیشتر موقعوں پر شعری شعور کا سہارا لے کر اپنے مطلوبہ مفاہیم حاصل کیے اور اپنی تحریروں کو پرکشش اور جاندار بنایا۔ کرنل صاحب نے اپنی فنکارانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اشعار کا خوبصورت استعمال کیا اور اپنی نثر کو تخلیقی نثر بنایا۔ کرنل محمد خان نے اپنی تحریروں میں جس قدر اشعار کا استعمال کیا ہے وہ شاید ہی کسی نے کیا ہو۔ کرنل محمد خان کے شعری شعور کی ایک اور مثال دیکھیے:

"پانچویں روز اچانک ایک دریا نے ہمارا راستہ کاٹا پل سے پار ہوئے تو ایک نئی دنیا میں داخل ہو گئے حد نگاہ تک ایک وسیع سبزہ زار پھیلا ہوا تھا۔ معا ہماری نگاہ ایک پکنک کرتی ہوئی ٹولی پر پڑی ہمارا کانوائے دیکھا تو ہماری طرف لپکیں۔ ایک نہیں، دو نہیں پوری سات دوشیزائیں! خدا جانے ان بنات النعش کے جی میں کیا آیا کہ دن دہاڑے عریاں ہو گئیں۔ یعنی تقریبا

عریاں! تیرا کی کا لباس پہنے ہوئے تھیں اور ابھی بھیگی بھیگی دریا سے نکلی تھیں۔ ہم نے انہیں ایک نظر دیکھا اور پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی۔"(۱۵)

غالبؔ:

تھیں بنات النعش گردوں دن کے پردے میں نہاں
رات کو ان کے جی میں کیا آیا کہ عریاں ہو گئیں (۱۶)

کرنل محمد خان غالب کی جدت طرازی اور منفرد اسلوب سے بے حد متاثر دکھائی دیتے ہیں اور انہوں نے بڑے سلیقے کے ساتھ غالب کے اشعار کو نثر میں سمویا اور اردو نثر کو ایک نیا سانچہ عطا کیا غالب کے اشعار کے فنکارانہ استعمال سے کرنل محمد خان کی نثر میں کلام غالب کے محاسن بھی شامل ہو گئے ہیں۔ یوں کرنل محمد خان کی نثر ایک منفرد اور جداگانہ حیثیت کی حامل ہو گئی ہے۔ غالب کے اشعار کے موثر استعمال سے کرنل محمد خان کی ذہنی قلبی اور روحانی کیفیات ظاہر ہوتی ہیں۔ "بجنگ آمد" کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہاں شاعری اور نثر یکجا ہو گئی ہے۔

کرنل محمد خان نے کلام غالب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ چونکہ غالب کی شاعری آفاقی شاعری ہے اس لیے کرنل محمد خان نے اپنی نثر میں غالب کے انگنت اشعار اور مصروں کو شامل کر کے اسے لازوال بنا دیا۔ "بسلامت روی" میں شامل غالب کے اشعار 'مصرعوں اور غالب کے خیال کو کرنل محمد خان نے بڑی خوبصورتی سے اپنی نثر کی زینت بنایا ہے اسی حوالے سے کچھ مثالیں ملاحظہ ہوں؛

"اللہ یہ باغ و راغ تو نے کس کارخانے میں بنائے ہیں، سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں؟ میں ان سوالوں کے جواب میں کسی ملکوتی آواز کا منتظر تھا کہ ایک انسانی آواز آئی۔ خواتین و حضرات ہم تھوڑی دیر میں جنیوا کے ہوائی اڈے پر اترنے والے ہیں۔"(۱۷)

غالبؔ:

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے (۱۸)

"بسلامت روی" اپنے اسلوب کے حوالے سے ایک منفرد کتاب ہے اس میں کرنل محمد خان کا اسلوب انتہائی نکھرا ہوا نظر آتا ہے۔ کرنل محمد خان نے جس خوبصورتی کے ساتھ اپنی نثر کو اشعار کی رنگارنگی سے مالا مال کیا

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

ہے وہ ایک منفرد تجربہ ہے۔ اشعار کے استعمال سے نثر کی خوبصورتی میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ "بسلامت روی" کا ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو جس میں انہوں نے کلام غالب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

"ہمیں شک سا ہوا کہ کہیں یہ بھائی رینانہ کے ناخنوں کی تحریر نہ ہو۔ ہم نے خراشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زرا شرارتاً پوچھا صاحب بہادر، نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا؟ جواب میں مارک ہم سے لپٹ گیا اور ایک ہچکی لے کر بولا ہم لڑ پڑے ہیں۔"(۱۹)

غالبؔ:

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا(۲۰)

ایسی ہی کچھ اور مثالیں دیکھیے کہ کس خوبصورتی کے ساتھ کرنل صاحب نے غالب کے خیال کو اپنی نثر میں شامل کیا ہے۔

"چنانچہ ہم میمیں دیکھتے رہے، میمیں ڈیوک دیکھتی رہیں اور ڈیوک تماشا رکھتے رہے۔ یعنی اس مثلث میں فقط ہمیں دیکھنے والا کوئی نہ تھا۔ اوروں تو بے توجہی تو خیر لیکن بار بر اسے میں ملائم سا شکوہ ضرور تھا، یہ نہیں کہ ہمیں بار بر اسے شہزادے کے مکمل مقاطعہ پر اصرار تھا۔ جی نہیں، ہم تو بار بر اسے صرف اتنا چاہتے تھے جتنا غالب نے کبھی اپنی بار بر اسے چاہا تھا"۔(۲۱)

غالبؔ:

تم جانو تم کو غیر سے گر رسم وراہ ہو
مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو (۲۲)

"ہمارا سحر اور گھمبیر ہونے لگا۔ لیکن پھر یکا ایک سین بدلا اور رات کی سیاہی چھٹنے لگی، ستارے مدہم ہونے لگے اور دور افق پر سینکڑوں بام و در واہونے لگے۔ پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ہر دریچے میں ایک شعلہ بدن جلوہ فگن ہے۔ اگر غالب ہوتے تو جس در پر نگاہ ڈالتے، چلا اٹھتے: اک نگاہ آتشیں رخ سر کھلا! ہم عرض کرتے: چچا حضور، وہ آتشیں رخ ہی نہیں، آتشیں بدن بھی ہے کہ صرف سر ہی نہیں کل بدن بھی کھلا ہے۔ بہر حال ہم پر واضح ہوا کہ کسینوں کی دنیا

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

صرف ستاروں تک ہی تک محدود نہیں، یہاں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔ اور یہ جہاں تھے ،بے حجاب لالہ رخوں اور بے لباس سمن بروں کے "۔ (۲۳)

غالبؔ:

صبح آیا جانبِ مشرق نظر
اک نگاہ آتشیں رخ سر کھلا (۲۴)

" مسز بالم نے ذرا چونک کر ہمیں دیکھا اور لاپروائی سے کہا: کیا یہ کافی نہیں کہ سٹون ہینج ہے۔ میری پیاری مسز بالم یہ بہت ناکافی ہے۔ ہم نے فی البدیہہ جواب دیا۔ اب کے مسز بالم نے اپنی شرابی آنکھوں کے علاوہ اپنے گلابی سینے کا بھرپور رخ بھی ہماری طرف موڑا اور اپنے لہجے کی شیرینی میں حسن کا رعب شامل کرتے ہوئے بولی تو پھر کیا چاہیے آپ کو؟ بس کچھ سبزہ بیگانہ، کچھ گلہائے تر، لیکن پتھر نہیں چاہیے کہ میں ناخوش و بیزار ہوں مرمر کی سلوں سے۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھی۔ ہمارے پاس اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا کہ چچا غالب کا مشہور شعر الاپنا شروع کر دیتے اور الاپنے لگے "۔ (۲۵)

غالبؔ:

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دل اور دے ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور (۲۶)

کرنل محمد خان نے "بسلامت روی" میں بھی اپنے بہترین شعری شعور سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی نثر کو اشعار کی مدد سے مزید دلکش بنا دیا جس سے ان کے شعری شعور کا اندازہ ہوتا ہے۔ کلام غالب کے امتزاج سے کرنل محمد خان کی تحریر میں ایک نئی شان اور وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ کرنل صاحب کی تمام تصانیف میں اشعار کی لا تعداد مثالیں موجود ہیں۔ "بزم آرائیاں" اور "بدیسی مزاح" میں بھی کرنل صاحب نے اشعار کا سہارا لے کر تحریر کی خوبصورتی کو اجاگر کیا ہے۔ "بدیسی مزاح" کا ایک خوبصورت اقتباس ذیل میں مثال کے طور پر پیش کیا جا رہا:

" سعادت علی خان کی چیمپئین گائے مسمات رانی کے علاوہ کوئی گائے نہیں جیت سکی بلکہ اس سال ۱۲ مارچ کو تیسری مرتبہ بھی نقد انعام کے علاوہ سنہری تحفہ بھی رانی ہی نے جیتا مگر

بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ رانی کا آخری لمحے تک مقابلے میں شریک ہونا ہی مشکوک تھا۔
آیئے دیکھیں کیا گزری تھی قطرے پہ گہر ہونے تک۔ (۲۷)

غالبؔ:

دام ہر موج میں ہے حلقہ صد کام نہنگ
دیکھیں کیا گزری ہے قطرے پہ گہر ہونے تک (۲۸)

"بدیسی مزاح" میں کرنل محمد خان نے غالب کے اشعار کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ اپنی نثر میں شامل کیا ہے جس سے نہ صرف دلچسپی کا عنصر پیدا ہوتا ہے بلکہ شوخی اور ظرافت بھی جھلکتی نظر آتی ہے۔ ایسی ہی ایک مثال دیکھیے:

> "بیر ابولا آپ ٹھہریں، میں انتظامیہ سے پوچھ کر آتا ہوں۔ اور چل پڑا۔ یہ جواب بیرے نے بظاہر سادگی سے دیا مگر مرزا اس کی پرکاری سمجھ گئے۔ جلال میں آکر فوراً دروازے کی اوٹ سے اپنے بدن سے لپٹا ہوا تولیہ اتارا جو اگلے لمحے میں ایک گولے کی شکل میں بیرے کی پشت پر نازل ہوا اور ساتھ ہی یہ ارشاد بھی کہ اسے انتظامیہ کو لوٹا دینا۔ چاہیں تو وہ اسے جھاڑن بنالیں یا اپنے ہوٹل کے تاریخی نوادرات میں شامل کر لیں مگر مجھے ایک متبادل تولیہ چاہیے جو ذرا موٹی ململ کے تھان سے کاٹا گیا ہو"۔ (۲۹)

غالب

سادگی و پرکاری بے خودی و ہوشیاری
حسن کو تغافل میں جرات آزمایایا (۳۰)

تحریر میں وسعت اور گہرائی پیدا کرنے کے لیے کرنل محمد خان نے مشہور شعرا اور ادبا کے کلام سے استفادہ کیا اور ان کے کلام سے اپنی تحریروں کی خوبصورتی کو بڑھایا۔ سب سے زیادہ کرنل صاحب نے غالب کے اشعار سے استفادہ حاصل کیا ہے اور اپنی تحریروں میں جگہ جگہ کلام غالب کے حوالے اور اشعار کے مصرعے موقع محل کی مناسبت سے شامل کر کے دلچسپی کو بڑھادیا ہے۔ ذیل میں "بزم آرائیاں" کا ایک خوبصورت اقتباس مثال کے طور پر پیش کیا جارہا ہے جو کہ کلام غالب کی آمیزش کا بہترین نمونہ ہے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"نئی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ غالب کو مغالطہ ہوا تھا۔ ورنہ نیند، دماغ اور راتیں اس شخص کی ہیں جو تازہ تازہ ریٹائر ہوا ہو۔ آپ نے غور کیا کہ کم و بیش پچیس برس سے آپ اور میں ایک ایسے وقت پر جاگ رہے ہیں جب پرند، چرند اور جملہ تہجد گزار بھی سو رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ جاگنا خوف خدا یا شوق نماز کے لیے نہیں بلکہ پریڈ سے لیٹ ہونے کے خوف سے۔ آپ اور میں تو شاید ایسے اسیر زلف نہیں لیکن جن کے بازوؤں پر سچ مچ زلفِ پریشاں ہوتی ہیں انہیں بھی صبح چار بجے کے بعد یہ جان بخش زلفیں ڈسنے لگتی ہیں۔" (۳۱)

غالبؔ:

نیند اس کی ہے، دماغ اس کا ہے، راتیں اس کی ہیں
تیری زلفیں جس کے بازو پر پریشان ہو گئیں (۳۲)

کرنل محمد خان نے اپنی تحریروں میں اشعار کا اس قدر استعمال کیا ہے کہ نثر میں شاعری کا لطف اور حسن پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی بدولت کرنل محمد خان کی تحریریں نہ صرف فنی حوالے سے بلند مرتبہ پر پہنچ چکی ہیں بلکہ ان کی دلچسپی اور دلکشی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ "بزم آرائیاں" کا ایسا ہی ایک اور اقتباس حسب ذیل ہے:

"خواتین کو خوش آمدید کہنے کی ایسی مشق تو نہ تھی لیکن ہمیں اتنی عقل ضرور تھی کہ پہلی ملاقات پر ہی وہ شعر پڑھنا قبل از وقت ہو گا کہ وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے۔ اگرچہ بے شک یہ تھی خدا کی قدرت ہی چنانچہ ہم نے اپنا فرض نثر ہی میں ادا کیا اور صالح مسلمانوں کی طرح صرف اسلام علیکم کہا۔ جواب میں چھوٹی خاتون ۔۔۔۔ عمر میں بیس اکیس سال۔۔۔۔ متانت اور شگفتگی سے بولیں"۔ (۳۳)

غالبؔ:

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں (۳۴)

کرنل محمد خان نے غالب کی شوخ طبیعت اور موضوعات کی رنگارنگی سے متاثر ہو کر اپنی نثر میں غالب کے لاتعداد اشعار کو اس قدر خوبصورتی کے ساتھ سمو دیا کہ شاعری کا لطف بھی ہے اور نثر کا مزہ بھی۔ "بزم آرائیاں" کا ایک اور اقتباس جو کہ کلام غالب اور کرنل محمد خان کی نثر کا حسین ملاپ ہے ملاحظہ ہو:

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"قصہ مختصر، اگلے روز ہماری بریگیڈ یری کا فائل، کمانڈر ان چیف کی شوئی تحریر کا فریادی، ہماری ان ٹرے میں اشک فشاں اترا۔ کھول کر پڑا تو آخری سطر میں تین مانوس حرف نظر آئے : این۔ ایف۔ اے ہم گزشتہ شب سے ہی اس حادثے کے لیے تیار بیٹھے تھے، لہذا بالکل قابل برداشت سی چوٹ آئی، چنانچہ این۔ ایف سی پر تین حرف بھیجے اور زبیری صاحب سے درخواست کی کہ آج کی چائے کے ساتھ شیزان کی پیٹیز اور براڈوے کے ہنٹر بیف کا اہتمام کیا جائے"۔ (۳۵)

غالبؔ:

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا (۳۶)

اردو ادب کے بہت سے شعرا اور ادبا نے اپنے کلام میں دوسرے شعراء کے اشعار اور مصرعوں کو اپنے کلام میں شامل کر کے ایک نیا رنگ اور خوبصورتی پیدا کی ہے۔ کرنل محمد خان بھی انہی میں سے ایک ہیں جنہوں نے اپنی نثر میں بے شمار مقامات پر اردو کے نامور شعراء کے اشعار اور مصرعوں کو شامل کر کے اپنی نثر کو رنگین اور دل کش بنایا۔ کرنل محمد خان کی تحریروں میں اشعار کے استعمال سے نثر میں ایک نئی شان اور اثر آفرینی پیدا ہو گئی ہے کرنل محمد خان کے ہاں جو چیز سب سے زیادہ دیکھنے میں آئی ہے وہ ان کا شعری شعور ہے کیونکہ انہوں نے جابجا غالب اور بہت سے دوسرے شعراء کے اشعار اور مصرعوں کو اپنی نثر میں استعمال کیا جس کی بدولت اسلوب کی دلکشی مزید نکھر کر سامنے آگئی ہے۔

حوالہ جات

۱. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸، ص ۲۱
۲. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب نسخہ خواجہ، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، پہلا ایڈیشن، ۱۹۹۳ء ص ۲۸۸
۳. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء ص ۵۸
۴. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب نسخہ خواجہ، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، پہلا ایڈیشن، ۱۹۹۳، ص ۱۱
۵. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء ص ۸۸
۶. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب نسخہ خواجہ، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، پہلا ایڈیشن، ۱۹۹۳ء ص ۱۴۱

۷. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردوڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء ص ۱۰۹

۸. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب، نسخہ خواجہ، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، پہلا ایڈیشن، ۱۹۹۳ء، ص ۱۹

۹. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردوڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۱۲۵

۱۰. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب نسخہ خواجہ، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، پہلا ایڈیشن، ۱۹۹۳ء، ص ۵۰

۱۱. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردوڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء ص ۱۱۶

۱۲. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب نسخہ خواجہ، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، پہلا ایڈیشن، ۱۹۹۳ء ص ۵۰

۱۳. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردوڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۱۶۴

۱۴. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب نسخہ خواجہ، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، پہلا ایڈیشن، ۱۹۹۳ء ص ۶۵

۱۵. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردوڈائجسٹ سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۱۲۲

۱۶. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء ص ۹۶

۱۷. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۸۵

۱۸. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء ص ۱۴۳

۱۹. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز لاہور، ۱۹۹۲ء ص ۲۸۸

۲۰. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۵

۲۱. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۱۴۰

۲۲. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۱۱۲

۲۳. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۶۵

۲۴. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۱۷

۲۵. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۲۰۴

۲۶. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۵۹

۲۷. کرنل محمد خان، بدیسی مزاح، جنگ پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۱۹

۲۸. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، مکتبہ جمال حسن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۷۰

۲۹. کرنل محمد خان، بدیسی مزاح، جنگ پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۱۷۲

۳۰. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب، مکتبہ جمال حسن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۰ص ۴

۳۱. کرنل محمد خان، بزم آرائیاں، دوست پبلی کشنز، اسلام آباد، ۲۰۰۷، ص ۱۳۱

۳۲. اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب مکتبہ جمال حسن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۰ص ۹۶

۳۳. کرنل محمد خان، بزم آرائیاں، دوست پبلی کشنز، اسلام آباد، ۲۰۰۷ص ۳۴

۳۴. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب، مکتبہ جمال، حسن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۰ ص ۹۲

۳۵. کرنل محمد خان، بدیسی مزاح، جنگ پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۴۴

۳۶. اسد اللہ خان غالب، دیوانِ غالب، مکتبہ جمال، حسن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۰ ص ۵